# بچوں کی لاٹریاں خریدنا بیچنا کیسا؟

**مجیب:** مفتی علی اصفر صاحب مدظلہ العالی

**تاریخ اجراء:** ماہنامہ فیضان مدینہ ذوالحجۃ الحرام 1441ھ

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ دکانوں پر بچوں کے لیے لاٹریاں ہوتی ہیں وہ خریدنا اور بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

خرید و فروخت کی ایک بنیادی شرط یہ ہے کہ جو چیز خریدی جارہی ہے وہ معلوم ہو اس میں جہالت نہ ہو۔ بچوں کی لاٹری جو خریدی جاتی ہے اس میں یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ اندر کیا ہے، بلکہ بعض اوقات تو خالی بھی نکل آتی ہے اور خریدنے والے کے پیسے ضائع ہو جاتے ہیں اسی طرح بعض اوقات کم قیمت چیز نکلتی ہے جس سے خریدار کو نقصان ہوتا ہے اور بعض اوقات لاٹری کی قیمت سے زیادہ کی چیز نکل آتی ہے۔ ایسی لاٹریاں دو حال سے خالی نہیں اگر ایسی ہیں کہ اس میں کوئی بالکل خالی بھی نکلتی ہے تو یہ واضح طور پر جوا ہے۔ اور اگر ایسی ہے کہ کوئی بھی خالی نہیں نکلتی لیکن اندر مختلف قیمت کی چیزیں ہوتی ہیں اور کوئی بھی نکل سکتی ہے تو یہ مجہول چیز کی خرید و فروخت اور بیع فاسد اور گناہ کا کام ہے۔

یہ کام گلی محلوں میں زیادہ ہوتا ہے اور بچے ہی عام طور پر اس طرح لاٹریاں خریدتے ہیں۔ اس سے دکاندار کو تو فائدہ پہنچ رہا ہوتا ہے لیکن جو بچے یہ خریدتے ہیں ان کا عموماً نقصان ہی ہوتا ہے اور جب کچھ نہیں نکلتا تو بچہ سوچتا ہے کہ آج نہیں نکلا تو کل کچھ نکل آئے گا، کل قسمت آزماؤں گا اس طرح وہ دوبارہ خریدتا ہے۔

دکانداروں کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ ایسی چیزیں اپنی دکانوں پر نہ رکھیں کیونکہ بچے وہی چیز خریدیں گے جو دکان پر موجود ہو گی، اگر یہ لاٹری دکان پر موجود ہی نہ ہو تو بچے خریدیں گے بھی نہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ اس طرح کی لاٹریاں بیچ کر جو مال حاصل کریں گے، وہ جائز نہیں ہو گا بلکہ وہ مال حرام ہو گا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے حاصل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔

(پارہ 2، سورۃ البقرہ، آیت 188)

اس آیت کی تفسیر میں ہے:”اس آیت میں باطل طور پر کسی کا مال کھانا حرام فرمایا گیا خواہ لوٹ کر یا چھین کر چوری سے یا جوئے سے یا حرام تماشوں یا حرام کاموں یا حرام چیزوں کے بدلے یا رشوت یا جھوٹی گواہی یا چغل خوری سے یہ سب ممنوع و حرام ہے۔“

(تفسیر خزائن العرفان)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net